بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم پنج شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۱۱	۱۰ تبوک ۱۳۴۳ ہش — ۳ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ — ۱۰ ستمبر ۱۹۶۴ء	جلد ۵۳/۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۹ ستمبر بوقت ۸ بجے صبح

کل دوپہر کے وقت حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی جس کی وجہ سے رات نیند بھی ٹھیک طرح سے نہیں آئی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھُمَّ آمین

مکرم ناظر صاحب بیت المال کے دورہ کا پروگرام

مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال (آمد) عنقریب بعض جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ جماعتوں کی اطلاع کے لئے آپ کے دورہ کا پروگرام درج ذیل ہے

اوکاڑہ	۱۲ ستمبر
منٹگمری	۱۳ ”
قمر آباد ضلع نوابشاہ	۱۴، ۱۵ ستمبر

وقف جدید کے وعدوں کی ادائیگی

کیا آپ نے وقف جدید کے سال رواں کا وعدہ ادا کر دیا ہے۔ اگر آپ نے اب تک ادا نہیں کیا تو جس قدر جلد ممکن ہو سکے اپنے وعدہ کی رقم ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظم مال وقف جدید)

بے عمل لوگوں کا کردار ——— معاصر الجمعیۃ کا ایک فکر انگیز مقالہ

نہ خود کام کریں اور نہ دوسروں کو کرنے دیں کی ایک واضح مثال

معاصر ”الجمعیۃ“ دہلی نے اپنے ۲۳ اگست ۱۹۶۴ء کے شمارہ میں ”بے عمل لوگوں کا کردار“ کے زیر عنوان ایک فکر انگیز اداریہ شائع کیا ہے۔ اس اداریہ کا ضروری اقتباس بلا تبصرہ درج ذیل ہے۔ (ادارہ)

”پاکستان کی قومی اسمبلی میں وزارت مالیات کے پارلیمنٹری سیکرٹری نے بتایا کہ ۱۹۵۹ء سے اب تک احمدی مشنوں کو ان کی بیرونی ممالک میں تبلیغی سرگرمیوں کے لئے حکومت پاکستان نے بارہ لاکھ گیارہ ہزار روپے کا زرمبادلہ دیا ہے۔ اس پر وقفہ سوالات کے دوران ایک ممبر نے اعتراض کیا کہ ایک ایسی جماعت کو جس کے یہ عقائد ہیں زرمبادلہ کیوں دیا گیا؟ اس کے جواب میں پارلیمنٹری سیکرٹری نے کہا کہ حکومت کسی کے ساتھ رعایت نہیں کرتی۔ اس کی پالیسی یہ ہے کہ جو بھی مذہبی ادارہ درخواست کرے حکومت اس کے لئے زرمبادلہ منظور کر لے۔

حکومت نے جس جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کے لئے زرمبادلہ منظور کیا ہے۔ اس نے گویا ہر سال تین لاکھ روپے کی منظوری حاصل کی جس ممبر نے قومی اسمبلی میں یہ کہا کہ حکومت ایسی اور ایسی جماعت کے لئے زرمبادلہ کیوں منظور کرتی ہے اسے شرم آنی چاہیئے کہ ایسی مذہبی جماعت تو غیر ممالک میں تبلیغی سرگرمیوں کے لئے سالانہ تین لاکھ روپے کا زرمبادلہ حاصل کرے۔ مگر اس جماعت کی جو حریف طاقتیں ہیں وہ اپنی تبلیغی سرگرمیوں کے لئے زرمبادلہ کی کھوٹی کوڑی بھی وصول نہ کر سکیں۔“

”بجائے اس کے کہ وہ اپنی جماعتوں کی اس کوتاہی پر نادم ہوتے کہ ان کا کوئی فرد تبلیغی مقاصد کے لئے باہر نہیں جاتا۔ وہ اس جماعت کا زرمبادلہ بند کرانا چاہتے ہیں۔ جس سے ان کو بنیادی اختلاف ہے۔ خود کا یہ حال ہے کہ نہ انگریزی اور فرانسیسی زبانوں کا درک رکھتے ہیں۔ اور نہ غیر ممالک میں جا کر اپنی سرگرمیوں سے باطل جماعتوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ مگر چاہتے یہ ہیں کہ جو جماعت غیر ممالک میں تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہے اس کی ٹانگ پکڑ کر کھینچ لیں اور باہر کی دنیا میں نہ خود کام کریں اور نہ دوسروں کو کام کرنے دیں۔ یہ حضرات صرف فتوؤں سے کام نکالنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ دنیا کام کو دیکھتی ہے خالی فتوؤں کو نہیں دیکھتی۔ اگر پاکستان کے علماء نے صرف باتوں اور فتوؤں سے دوسروں کی ریڑھ مارنی چاہی تو وہ منہ کی کھائیں گے اور میدان عمل میں وہی لوگ بازی لے جا سکیں گے جن کی ترقی کو دیکھ کر ہم جلے بھنے جا رہے ہیں۔ یہ سطور ہم نے اس لئے لکھی ہیں کہ علماء کو غیرت آئے اور وہ باہر کی دنیا میں دوسروں سے زیادہ کام کر کے دکھائیں، اور باطل جماعتوں کو اپنے کام اور اپنی خدمات سے زک دینے کی کوشش کریں۔“

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج میں بی۔ اے / بی۔ ایس سی پارٹ I کے جملہ مضامین میں داخلہ ۶ ستمبر ۱۹۶۴ء سے شروع ہے اور دس روز تک بلا لیٹ فیس اور اس کے بعد مزید دس روز تک لیٹ فیس کے ساتھ جاری رہے گا۔ بوقت انٹرویو متعلقہ سرٹیفکیٹس اور گارڈین کا ہمراہ ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ اے اور ایف۔ ایس سی میں بھی اسی تاریخ سے محدود سیٹوں کے لئے داخلہ دوبارہ جاری کیا گیا ہے۔ (پرنسپل)

امراء و صدر صاحبان متوجہ ہوں

بعض جماعتیں تربیتی اجلاسوں وغیرہ میں شرکت کے لئے مرکز سے مربی صاحبان کا مطالبہ کرتی ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر جماعت کے مطالبہ پر مرکز سے مربی صاحبان نہیں بھجوائے جائیں گے۔ بلکہ امیر ضلع کی طرف سے اطلاع موصول ہونے پر ادارہ بھی اس صورت میں کہ تاریخوں کی تعیین کا فیصلہ مرکز سے مشورہ کے بعد ہو کوشش کی جائیگی۔ کہ مربی صاحبان کو بھجوایا جائے۔ اور ایسے علماء کا مطالبہ جو نظارت ہذا کے ماتحت نہیں ہیں پورا کرنا نظارت ہذا کے ذمہ نہیں ہوگا۔ اور ایسے اجلاسوں میں شریک ہونے والے مربی صاحبان کے جملہ اخراجات اسی جماعت کے ذمہ ہوں گے جو جماعت انہیں بلائے گی۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۷ء

انگریز حکومت کی تعریف کیوں؟

ایک پکے اہلِ حدیث دوست ایک جابر انگریز کے بسائے ہوئے یا اس کے نام سے موسوم شہر وار برٹن میں بیٹھ کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الزام شد و مد سے لگائے چلے جاتے ہیں کہ آپ نے انگریز کی تعریف کرتے ہیں غیر اسلامی حرکت کی ہے۔

ہمیں اس بات کے تسلیم کرنے میں ذرا بھی ندامت نہیں ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزی حکومت کی بہت تعریف کی ہے کیونکہ آپ نے جو کچھ اس بارہ میں کیا ہے وہ اسلامی شریعت کے مطابق اور محض اسلام کے لئے کیا ہے۔ آپ کو اس میں کوئی ذاتی غرض نہیں تھی۔ آج تک کوئی بڑے سے بڑا مخالف یہ ثابت نہیں کر سکا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کوئی ذاتی منفعت انگریز سے حاصل کی۔

برصغیر ہند میں ایک مدت سے طوائف الملوکی کا دور دورا تھا شروع ہی میں ہم بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہم ان لوگوں کو جنہوں نے انگریز کے خلاف جد و جہد کی اور میدان کارزار میں اس سے لڑے انہوں نے درست کیا۔ انہوں نے حالات کے مطابق اپنا فرض ادا کیا اور ہم ان کی تعریف کرتے ہیں کہ انہوں نے نامساعد حالات میں بھی انگریز کا آخری دم تک مقابلہ کیا۔ وہ بہادر اور شجاع لوگ تھے انہوں نے جائز طور پر انگریز کا جوا قبول کرنے سے انکار کیا اور حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو وہ اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے۔ ان کے خلاف اس وقت جن لوگوں نے اپنے ملک اور اپنی قوم سے اور اپنے آقاؤں سے غداری کی انہوں نے واقعی بُرا کیا۔ انگریز نے برصغیر ہند میں جو غلبہ حاصل کیا وہ انگریز کی فوجی قوت پر منحصر نہیں تھا بلکہ ملک کی حالت ایسی تھی کہ ایک نواب دوسرے نواب کا دشمن اور ایک راجہ دوسرے راجہ کا لاگو تھا۔ تعیش وغیرہ نے برسرِ آوردہ طبقہ کو نہایت پست ہمت بنا دیا تھا بے شک جعفر بنگالی اور صادق دکنی قابلِ مذمت ہیں لیکن یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ یہ غدار کس طرح پیدا ہو گئے۔ ملک کا ماحول ہی کچھ ایسا تھا کہ نفسا نفسی کا عالم تھا۔ راجاؤں اور نوابوں کے دیوالے نکل چکے تھے ان کے پاس اتنا روپیہ بھی نہیں تھا کہ وہ اپنے سپاہی کی چار دن کی تنخواہ ہی ادا کر سکیں۔

سچی بات یہ ہے کہ روزی کمانے کے لئے ہندو مسلمان کی تفریق بھی مٹ چکی تھی۔ کیا یہ غیرت نہیں کہ فقیر عزیز الدین جیسا عالم و فاضل اور سیاست دان ایک سکھ حکمران کا ملازم تھا جس کے راج میں سینکڑوں مساجد طویلے نہیں تو گردوارے بن گئی تھیں۔ مؤذن اذان دینا بھول گئے تھے۔ ہمسائے میں مسلمان شہنشاہ تھا مگر کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ آخر ایک بندۂ حق اٹھا جس نے مسلمانوں کو اس ظلم و جبر سے نجات دلانے کے لئے تلوار ہاتھ میں لی۔ اور گو وہ بظاہر کامیاب نہ ہو سکا مگر اس نے ایسی ضربات لگا دیں کہ ظلم و ستم کا دور چند سال بھی قائم نہ رہ سکا۔

محض انگریز دشمنی سے تو آپ اپنا اسلام ثابت نہیں کر سکتے۔ آج مسلمانانِ بھارت کی حالت دیکھ لیجئے۔ یہاں وہ لوگ اکثریت میں ہیں جن کی تائید مولانا ابو الکلام آزاد ایسے عالم و فاضل نے کی اور قائد اعظم کے مقابلہ میں سینکڑوں اہلِ علم حضرات نے کانگریس کا ساتھ دیا۔ مگر نتیجہ کیا حاصل ہوا! آج بھارت کی سرزمین مسلمان کے خون سے لالہ زار بنی ہوئی ہے۔ بیشک انگریز بوجہ عیسائی ہونے کے مسلمانوں کا سخت دشمن ہے لیکن ذرا مظلوموں سے جا کر پوچھئے آرام سے گھر بیٹھ کر تعلّیوں کا کیا فائدہ؟

اگرچہ ۱۸۵۷ء کے بعد جب ملکہ وکٹوریہ نے برصغیر کی عنان حکومت ہاتھ میں لی ضمیر کی آزادی کا اعلان کر دیا مگر ایک ایک انگریز مسلمان کے خون کا پیاسا تھا وہ مسلمان کا نام و نشان ہی اس سرزمین سے مٹا دینا چاہتا تھا اس نے مسلمانوں کی جاگیریں چھین کر ہندوؤں کے حوالے کر دیں۔ ہندوؤں نے تمام انگریزی دفاتر پر قبضہ کر لیا۔ خود مسلمان اہلِ علم حضرات اور والیانِ ریاست ایک ایک روٹی کے محتاج ہو گئے۔ یہاں تک کہ بعض اہلِ علم حضرات کو نول کشور میں کتابوں کی کتابت کر کے پیٹ پالنا پڑا۔ بے شک جن مسلمانوں نے ایسے وقت میں بھی اپنی جان کی بازی لگائی انہوں نے اپنی دانست میں جو کیا وہ ٹھیک ہے مگر بحیثیت ایک قوم کے مسلمانوں کیلئے اس کا جو نتیجہ نکلا وہ ظاہر ہے۔ آخر سر سید ایسے لوگوں نے اٹھ کر اس ڈوبتی ناؤ کو سہارا دیا اور آج ہم نہ صرف برصغیر میں مسلمانوں کی . . . . شکل دیکھ سکتے ہیں بلکہ ہم کو پاکستان ایسی آزاد مملکت بھی میسر ہو گئی ہے۔ جو یقیناً وار برٹن میں بیٹھے ہوئے اہلِ حدیث مولوی صاحب کی تلوار کا نتیجہ نہیں ہے۔ سر سید کو چھوڑئیے وہ تو بڑا وہ تھا مولوی محمد حسین بٹالوی اہلحدیث کے سردار کی تو سنئے۔ فرماتے ہیں:۔

"مسلمان رعایا کو اپنی گورنمنٹ سے (خواہ وہ کسی مذہب یہودی عیسائی وغیرہ پر ہو اور اس کے امن و عہد میں وہ آزادی کے ساتھ شعائر مذہبی ادا کرتی ہو) لڑنا یا اس سے لڑنے والوں کی جان و مال سے اعانت کرنا جائز نہیں ہے۔ وبناءً علیہ اہلِ اسلام ہندوستان کے لئے گورنمنٹ انگریزی کی مخالفت و بغاوت حرام ہے"۔

اور لکھتے ہیں:۔ "مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے اصل معنے جہاد کے لحاظ سے بغاوت ۱۸۵۷ء کو شرعی جہاد نہیں سمجھا بلکہ اس کو بے ایمانی اور عہد شکنی وفساد و عناد خیال کر کے اس میں شمولیت اور اس کی معاونت کو معصیت قرار دیا"۔ (اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۰ جلد ۶ صفحہ ۲۸۸)

پھر لکھتے ہیں:۔ "سلطان روم ایک اسلامی بادشاہ ہے لیکن امنِ عام اور حسنِ انتظام کے لحاظ سے (مذہب سے قطع نظر) برٹش گورنمنٹ بھی ہم مسلمانوں کے لئے کچھ کم فخر کا موجب نہیں ہے۔ اور خاص کر گروہ اہلِ حدیث کے لئے تو یہ سلطنت بلحاظ امن و آزادی اس وقت کی تمام اسلامی سلطنتوں (روم۔ ایران خراسان) سے بڑھ کر فخر کا محل ہے"۔ صفحہ ۲۹۲

اور لکھتے ہیں:۔ "اِس امن و آزادیٔ عام و حسنِ انتظام برٹش گورنمنٹ کی نظر سے اہلِ حدیث ہند اس سلطنت کو از بس غنیمت سمجھتے ہیں اور اس سلطنت کی رعایا ہونے کو اسلامی سلطنتوں کی رعایا ہونے سے بہتر جانتے ہیں۔ اور جہاں کہیں بھی وہ رہیں اور جائیں (عرب میں خواہ روم میں خواہ اور کہیں) کسی اور ریاست کا محکوم و رعایا ہونا نہیں چاہتے"۔ (ایضاً صفحہ ۲۹۳)

ذیل میں ہم "اسلامی نظریہ" مؤلفہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ایک عبارت نقل کرتے ہیں جس سے معلوم ہو گا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انگریز کی بار بار تعریف کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ فہو ہذا

"حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو گورنمنٹ انگریزی کے بارہ میں جو بار بار لکھنا پڑا وہ بمقابلہ سکھ حکومت کے انگریزی حکومت کی بہتری کے لحاظ سے ہی نہیں بلکہ اس کی یہ وجہ بھی ہے کہ مسلمان مولوی اور دوسرے مذاہب والے خصوصاً عیسائی پادری آپ کے خلاف گورنمنٹ انگریزی میں جھوٹی شکائتیں کرتے رہتے تھے کہ آپ بباطن گورنمنٹ انگریزی کے دشمن ہیں اور موقعہ پا کر اس کے خلاف جنگ کا اعلان کریں گے۔

اور گورنمنٹ انگریزی بھی آپ کو اس وجہ سے شبہ کی نظر سے دیکھتی تھی کہ آپ کا دعوٰے مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے کا تھا۔ اور انگریزی حکومت اس قسم کے دعوے کی وجہ سے ان کی شکایت کو توجہ کی نظر سے دیکھتی تھی۔ کیونکہ قریب ہی کے زمانہ میں مہدی سوڈان کے دعوے نے جو جنگ کی حالت پیدا کر دی تھی وہ انگریزوں کو بھولی نہیں تھی۔ اور اس وجہ سے بھی کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ تھا کہ جب مہدی موعود آئے گا تو ہندوستان کے بادشاہوں سے جنگ کرے گا۔ اور وہ اس کے سامنے بیڑیوں میں جکڑے ہوئے پیش کئے جائیں گے۔ اور اسی طرح وہ مسیح موعود کے متعلق یہ خیال بھی کرتے تھے کہ مسیح موعود اہلِ کتاب سے جزیہ قبول نہیں کرے گا بلکہ صرف اسلام قبول کرے گا۔ اور جو اسلام نہیں قبول کرے گا اسے قتل کر دے گا۔ مسلمانوں کے یہ عقائد اقتراب الساعۃ۔ حجج الکرامہ مؤلفہ نواب صدیق حسن خان میں موجود ہیں اس لئے ضروری تھا کہ بانی سلسلہ احمدیہ ان عقائد کی تردید کرتے اور انگریزی گورنمنٹ کو یقین دلاتے کہ آپ کے خلاف مولویوں کی جو شکایات حکومت کو پہنچائی جاتی ہیں وہ غلط ہیں۔ اور میرے نزدیک ایسی حکومت کی جس نے مذہبی آزادی دے رکھی ہو اور جو مذہب اسلام کے قبول کرنے سے نہ روکتی ہو، اطاعت کرنا ضروری ہے۔ ایسی شکایات کا ذکر فرماتے ہوئے آپ اپنی کتاب "انجام آتھم" میں مولویوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

"بعض ان میں سے گورنمنٹ انگریزی میں جھوٹی شکایات میرے متعلق لکھتے ہیں اور اپنی عداوت کو چھپا کر مخبروں کے لباس میں پیش کر رہے ہیں۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ کوئی بات زمین پر نہیں ہو سکتی جب تک آسمان پر نہ ہو۔ اور گورنمنٹ انگریزی میں یہ کوشش کرنا کہ مخفی طور پر میں گورنمنٹ انگریزی کا بدخواہ ہوں۔ یہ نہایت سفلہ پن کی عداوت ہے"۔
(انجام آتھم صفحہ ۶۸)

(باقی صفحہ ۴ پر)

حقیقی توبہ اور اس کے حصول کا طریق

"توبہ گناہوں کی معافی طلب کرنے کو نہیں کہتے بلکہ گناہوں کی معافی سچی توبہ کا صحیح نتیجہ ہوتا ہے"

(المصلح الموعود)

ذیل میں تفسیر کبیر میں سے سورۂ فرقان کی تفسیر پیش کی جاتی ہے، جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کے متعلق سورۃ فرقان کی آیت کریمہ الا من تاب وآمن وعمل عملاً صالحاً فاولٰئک یبدل اللہ سیاٰتھم حسنٰت وکان اللہ غفوراً رحیماہ ومن تاب وعمل صالحاً فانہ یتوب الی اللہ متاباہ (سورہ فرقان آیت نمبر ۷۱، ۷۲) ۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ سوائے اس کے کہ جس نے توبہ کر لی اور ایمان لایا اور ایمان کے مطابق عمل کئے۔ پس یہ لوگ ایسے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بدیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور جو توبہ کرے اور اس کے مطابق عمل کرے۔ تو وہ شخص حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے گناہوں کی مغفرت کے لئے توبہ پر زور دیا ہے۔ اور ایمان اور عمل صالح کا حصول اس کے بغیر نامکمل قرار دیا ہے۔ مگر دنیا میں بہت لوگ ہیں جو توبہ کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ صرف منہ سے یہ کہہ دینے سے کہ "میری توبہ" توبہ مکمل ہو جاتی ہے۔ حالانکہ اس کے لئے سات امور کا ہونا ضروری ہے۔ اور جب تک وہ ساتوں کے سارے موجود نہ ہوں توبہ کبھی بھی صحیح معنوں میں مکمل نہیں کہلا سکتی۔

توبہ کے سات شرائط

اول۔ توبہ کے لئے پہلی شرط تو یہ ہے کہ انسان اپنے گزشتہ گناہوں کو یاد کرے اور ان کو اپنے سامنے لا کر اس قدر نادم ہو کہ گویا پسینہ پسینہ ہو جاوے

دوم۔ دوسری شرط یہ ہے کہ پچھلے فرائض جس قدر رہ چکے ہیں۔ ان میں سے جن کو ادا کیا جا سکے۔ ان کو ادا کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً اگر اس نے صاحب استطاعت ہونے کے باوجود حج نہیں کیا تو اب حج کرے۔ یا اگر زکوٰۃ نہیں دی تو ... اس سال کی زکوٰۃ دے دے۔

سوم۔ تیسری شرط یہ ہے کہ پچھلے گناہوں میں سے جن کا ازالہ ممکن ہو ان کا ازالہ کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً اگر کسی کی بھینس چرا کر اپنے گھر رکھی ہوئی ہے تو اسے واپس کر دے۔

چہارم۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ جس شخص کو کوئی دکھ پہنچایا ہو اس کے دکھ کا ازالہ کرنے کے علاوہ اس سے معافی طلب کرے۔ یہ ایک باریک روحانی مسئلہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے بندوں کے گناہوں کی معافی کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ ان کے متعلق بندوں سے ہی معافی طلب کی جائے اور اگر وہ معاف کر دیں تو خدا تعالیٰ ان کا مواخذہ نہیں کرتا۔ شبلیؒ ایک بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں وہ خلافت عباسیہ کے دور میں کسی علاقہ کے گورنر تھے۔ ایک دفعہ وہ کسی کام کے سلسلہ میں بادشاہ سے مشورہ کرنے کے لئے بغداد آئے۔ انہی دنوں ایک بہت بڑا جرنیل ایران کی مہم میں کامیابی حاصل کر کے واپس آیا۔ بادشاہ نے اس کے اعزاز میں دربار خاص منعقد کیا اور فیصلہ کیا کہ بھرے دربار میں اسے خلعت فاخرہ دی جائے۔ اور اس کی عزت افزائی کی جائے۔ اتفاق سے اس روز اسے نزلہ کی شکایت تھی۔ جب اسے خلعت دیا گیا۔ اور دربار میں چاروں طرف سے اس پر پھول برسائے جانے لگے تو اسکو چھینک آ گئی اور ناک سے پانی بہہ پڑا۔ اس نے جلدی سے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ مگر رومال موجود نہ تھا۔ یہ دیکھ کر اس نے گھبراہٹ میں اس خلعت سے اپنی ناک پونچھ لی۔ بادشاہ نے اسے دیکھ لیا۔ اور اس نے سخت غضبناک ہو کر حکم دیا کہ اس شخص نے ہماری خلعت کی ناقدری کی ہے۔ اس کا خلعت اتار لو۔ اور اسے دربار سے نکال دو۔ چنانچہ اس کا خلعت اتار لیا گیا اور اسے ذلت کے ساتھ دربار سے نکال دیا گیا۔ شبلیؒ جو یہ تمام نظارہ دیکھ رہے تھے یکدم ان کی چیخ نکل گئی۔ اور انہوں نے زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ بادشاہ نے حیران ہو کر پوچھا۔ یہ رونے کا کونسا مقام ہے ناراض تو میں جرنیل پر ہوا ہوں۔ تم خواہ نخواہ کیوں روتے ہو۔ وہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے۔ حضور میرا استعفیٰ منظور کر لیں بادشاہ نے پھر کہا یہ استعفیٰ کا کونسا موقعہ ہے۔ انہوں نے کہا بادشاہ سلامت یہ شخص آج سے دس سال پہلے ایک خطرناک مہم پر روانہ کیا گیا تھا۔ دن رات اور دن دشمن کے مقابلہ میں رہا۔ ہر روز موت اس کے سر پر منڈلاتی تھی۔ ہر رات اس کی بیوی کو بیوگی کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے سوتی تھی یہ گھر سے بےگھر اور وطن سے بےوطن رہا۔ جنگلوں میں دھکے کھاتا رہا۔ مصائب اور آلام برداشت کرتا رہا۔ اور آخر فتحیاب ہو کر واپس آیا۔ آپ نے اس کی آمد کی خوشی میں یہ دربار منعقد کیا۔ اور چند گز کپڑا اسے خلعت کے طور پر عطا فرمایا۔ مگر صرف اس لئے کہ اس نے اسی خلعت سے اپنی ناک پونچھ لی۔ آپ اتنے غضبناک ہوئے کہ آپ نے اسے دربار سے باہر نکال دیا اور اس کا خلعت چھین لیا۔ میں اس نظارہ کو دیکھ کر سوچتا ہوں کہ جب چند گز کپڑے کی آپ ہتک برداشت نہیں کر سکے۔ تو میرا خدا جس نے مجھے کروڑوں کروڑ نعمتیں عطا کی ہیں۔ اور جس کی نعمتوں کی میں روزانہ ہتک کرتا ہوں۔ وہ قیامت کے دن مجھ سے کیا سلوک کرے گا۔ میں اب اس ملازمت سے باز آیا۔ میرا استعفیٰ قبول کیجئے۔ میں اب اپنی بقیہ عمر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہی بسر کروں گا۔ چنانچہ وہ استعفیٰ دے کر چلے گئے۔ اور پھر اپنے گناہوں کی معافی کے لئے مختلف بزرگوں کے پاس گئے۔ مگر وہ اتنے ظالم مشہور تھے کہ کسی نے ان کی بیعت لینے کی جرأت نہ کی۔ آخر وہ حضرت جنیدؒ کے پاس پہنچے۔ انہوں نے فرمایا تمہاری توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ پہلے تم اس شہر میں واپس جاؤ جہاں تم گورنر رہے تھے۔ اور ایک ایک دروازہ پر پہنچ کر لوگوں سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور جب سب لوگوں سے معافی لے چکو تو پھر میرے پاس آؤ۔ چنانچہ وہ اس علاقہ میں گئے۔ اور انہوں نے گھر گھر پھر کر لوگوں سے معافیاں لینی شروع کیں۔ پہلے تو لوگ سمجھے کہ یہ رسمی معافی مانگ رہے ہیں مگر جب انہوں نے دیکھا کہ شبلی معافی بھی مانگتے ہیں اور اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بھی بہاتے ہیں۔ تو انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ آج اس شخص کے دل پر بھی خدائے رحمٰن کی حکومت قائم ہو گئی ہے۔ چنانچہ پھر تو یہ کیفیت ہو گئی کہ جب وہ معافی مانگتے تو لوگ کہتے آپ ہمیں کیوں شرمندہ کرتے ہیں۔ آپ تو ہمارے قابل احترام بزرگ ہیں۔ غرض اس طرح انہوں نے گھر گھر پھر کر معافی حاصل کی۔ اور پھر وہ حضرت جنیدؒ کے پاس آئے۔ حضرت جنیدؒ نے جب دیکھا کہ انہوں نے سچے طور پر توبہ کر لی ہے۔ تو انہوں نے اس کی بیعت قبول کی۔ اور پھر ان کی تربیت میں انہوں نے اتنی بڑی ترقی کی کہ آج شبلی بھی اولیاء امت میں سے سمجھے جاتے ہیں۔ پس توبہ کی ایک ضروری شرط یہ ہے کہ جن لوگوں کو کوئی دکھ پہنچایا ہو۔ اور ان کی رضا حاصل کرنا ممکن ہو۔ ان سے معافی طلب کی جاوے۔ مگر یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ بڑا ستار ہے وہ انسان کی بڑی بڑی برائیوں پر پردہ ڈالے رکھتا ہے۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ اپنی ستاری آپ بھی کرے۔ اور وہ گناہ جن کو خدا تعالیٰ نے چھپا رکھا ہو ان کو خود ظاہر نہ کرے۔ مثلاً کسی کی چوری کی ہو تو اسے یہ نہیں چاہیئے کہ خود جا کر اسے بتلائے کہ میں نے تمہاری چوری کی تھی۔ ایسا کرنا بجائے خود گناہ ہو گا۔ بلکہ بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں، جو اور لوگوں

زعماء انصار اللہ شوریٰ کیلئے تجاویز جلد بھجوا دیں۔ (قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

معلوم ہوتے ہیں. مثلاً اگر وہ کسی کو گالی دیتا ہے یا کسی کو پیٹنے لگ جاتا ہے تو اس کا اور دل کو بھی علم ہوتا ہے ایسے گناہوں کا ازالہ کرنا چاہیئے اور جن لوگوں کو دکھ پہنچایا ہو ان سے معافی طلب کرنی چاہیئے۔

پنجم:۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ جن لوگوں کو اس نے نقصان پہنچایا ہے ان سے مقدور بھر احسان کرے اور اگر کچھ نہیں کر سکتا تو ان کے لئے دعا ہی کرے اولیاء کرام نے بھی لکھا ہے اگر کسی نے دوسرے کا مال ناجائز طور پر لیا ہو اور اس کو ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو وہ خدا تعالےٰ سے دعا کرے کہ الٰہی مجھے تو اس کا مال دینے کی طاقت نہیں تو اپنے پاس سے ہی اسے دے اور اس کمی کو پورا فرما دے۔

ششم چھٹی شرط یہ ہے کہ وہ اپنے دل میں آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عہد کرے اور فیصلہ کرے کہ اب بس کوئی گناہ نہ کروں گا۔

ہفتم۔

ساتویں شرط یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو نیکی کی طرف رغبت دلانا شروع کرے اور اپنے دل کو پاکیزہ بنانے کی کوشش کرے تاکہ آئندہ ہر قسم کے نیک کاموں میں وہ دلی شوق سے حصہ لے سکے۔

یہ سات باتیں توبہ کے لئے ضروری ہیں جب تک یہ تمام شرائط نہ پائی جائیں توبہ مکمل نہیں کہلا سکتی۔

ایک اعتراض کا جواب

بعض لوگ توبہ کے مسئلہ کے متعلق اپنی نادانی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ توبہ کا دروازہ کھلنے سے بدی کا دروازہ بھی ساتھ ہی کھل جاتا ہے اور بجائے اخلاق میں ترقی کرنے کے انسان بداخلاقی کے ارتکاب پر اور بھی دلیر ہو جاتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں جب چاہوں گا توبہ کر لوں گا اور خدا سے صلح کر لوں گا لیکن یہ خیال بالکل غلط اور توبہ کی حقیقت نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے، "جب چاہوں گا توبہ کر لوں گا" کا خیال کبھی ایک عقلمند انسان کے دل میں پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ اسے کب معلوم ہے کہ میں کب مروں گا۔ اگر اچانک موت آجائے تو توبہ کس وقت کرے گا۔

توبہ کی حقیقت!

علاوہ ازیں توبہ کی حقیقت کو یہ لوگ نہیں سمجھتے توبہ کوئی آسان امر نہیں اور نہ انسان کے اختیار میں ہے کہ وہ جب چاہے اپنی مرضی سے توبہ کرلے کیونکہ توبہ اس عظیم الشان تغیر کا نام ہے جو انسان کے قلب کے اندر پیدا ہو کر اس کو بالکل گداز کر دیتا ہے اور اس کی ماہیت کو ہی بدل ڈالتا ہے توبہ کے معنے جیسا

کہ اوپر بتایا جا چکا ہے اپنے پچھلے گناہوں پر شدید ندامت کا اظہار کرنے اور آئندہ کے لئے پورے طور پر خدا تعالےٰ سے صلح کر لینے اور اپنی اصلاح کا پختہ عہد کر لینے کے ہیں اب یہ حالت یک دم کس طرح پیدا ہو سکتی ہے یہ حالت تو ایک لمبی کوشش اور محنت کے نتیجہ میں پیدا ہو گی، ہاں شاذ و نادر کے طور پر یک دم بھی پیدا ہو سکتی ہے مگر جب بھی ایسا ہو گا کسی عظیم الشان تغیر کی وجہ سے ہو گا۔ جو آتش فشاں مادہ کی طرح اس کی ہستی کو ہی بالکل بدل دے اور ایسے تغیرات بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہیں پس توبہ کی وجہ سے کوئی شخص گناہ پر دلیر نہیں ہو سکتا بلکہ توبہ اصلاح کا حقیقی علاج اور مایوسی کو دور کرنے کا ایک زبردست ذریعہ ہے جو انسان کو کوشش اور ہمت پر اکساتا ہے اور یہ دھوکہ کہ توبہ گناہ پر اکساتی ہے محض عربی زبان کی ناواقفیت اور اس خیال کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے کہ توبہ اس امر کا نام کہ انسان کہہ دے کہ یا اللہ میرے گناہ معاف کر۔ حالانکہ گناہوں کی معافی طلب کرنے کا نام توبہ نہیں بلکہ استغفار ہے توبہ گناہوں کی معافی طلب کرنے کو نہیں کہتے۔ بلکہ گناہوں کی معافی بھی توبہ کا صحیح نتیجہ ہوتا ہے اور اس دروازہ کو کھول کر اسلام نے انسانی روح کو مایوسی کا شکار ہونے سے بچا لیا ہے بلکہ اس کے لئے لا انتہائی ترقیات کا دروازہ کھول دیا ہے کیونکہ جب انسان کو معلوم ہو جاوے کہ اس کے لئے ترقی کا دروازہ کھلا ہے اور وہ بھی پاکیزگی حاصل کر سکتا ہے اور خدا تعالےٰ کا مقرب بن سکتا ہے تو وہ ہمت نہیں ہارتا۔ اور اپنی اصلاح کی فکر میں لگا رہتا ہے اور آخر وہ اس مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور اس کی روح ہر قسم کی سفلی آلائشوں سے پاک ہو کر عالم بالا کی طرف پرواز کرنے لگتی ہے۔

از مصلح الموعود

(تفسیر کبیر سورہ فرقان ص ۱۶۴ تا ۱۶۷)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری مفلوج طرف کا پاؤں گرنے کی وجہ سے بہت متورم ہو گیا ہے اور میں چلنے پھرنے سے بالکل معذور ہوں۔

احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے

(خاکسار کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان نشتر۔ ربوہ)

۲۔ میری اہلیہ صاحبہ ۳۰ اگست سے علیل ہیں احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد عبداللہ بی اے سکیشن آفیسر۔ لاہور۔

۳۔ عزیز محمد سلیم احمد صاحب ایم ایس سی کا اکلوتا لڑکا وسیم احمد بعمر ۸ ماہ فرش پر گر کر شدید طور پر مجروح ہوا ہے احباب عزیز کی شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔ - احمد حسین باجوہ (نمبردار سپیکٹر ریلوے۔ اٹک پور)

حضرت مسیح موعودؑ کے اردو اشعار کا منظوم انگریزی ترجمہ

احباب جماعت حضرت اقدس علیہ السلام کے منظوم کلام سے اچھی طرح متعارف ہیں ادارہ ریویو آف ریلیجنز کی طرف سے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ ان اشعار کا انگریزی ترجمہ شائع کیا جائے چنانچہ مکرم صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز نے ان اشعار کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا ہے مزید خوشی کی بات یہ ہے کہ یہ ترجمہ منظوم ہے اور خدا کے فضل سے ادبی لحاظ سے بلند پایہ ہے۔

یہ ترجمہ عنقریب ادارہ ریویو کی طرف سے کتابی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے، زیر طبع مجموعہ میں اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ ترجمہ کے ساتھ ساتھ اصل اردو اشعار بھی دیئے جائیں تاکہ دہرا لطف اٹھایا جا سکے، فی الحال حضور اقدس کے تین صد چالیس اشعار اور ان کا منظوم ترجمہ شائع کیا جا رہا ہے ارادہ ہے کہ بعد میں فارسی اور عربی منظوم کلام کا ترجمہ بھی منظوم انگریزی میں علیحدہ شائع کیا جائے۔ انشاء اللہ۔

احمدی احباب کے علاوہ ادبی مذاق رکھنے والے غیر احمدی دوستوں کو تحفہ دینے کے لئے بے نظیر ہے، حجم اڑھائی صد صفحات

(الناشر۔ ریویو آف ریلیجنز ربوہ ضلع جھنگ)

لیڈر بقیہ ص ۲

نیز اپنی کتاب "نور الحق" مطبوعہ ۱۸۹۴ء میں پادریوں کا ذکر کرتے ہوئے خصوصاً پادری عماد الدین کا جس نے اپنی کتاب توزین الاقوال میں حکومت کو آپ کے خلاف اکسایا تھا لکھا:۔

"ایک افترا کے طور پر اس میں میرے حالات لکھے ہیں اور بیان کیا ہے کہ یہ شخص ایک مفسد آدمی اور گورنمنٹ کا دشمن ہے اور مجھے اس کے طریق چال چلن پر بغاوت کی نشانیاں دکھائی دیتی ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ایسے کام کرے گا اور خائنوں میں سے ہے" (نور الحق جلد اول ص ۲۴)

پس حکومت سے مخالفین کی یہ شکائتیں اس امر کا موجب ہوئیں کہ بانی سلسلہ احمدیہ ان کو رد کریں اور انگریزی حکومت کا مذہبی آزادی دینے کی وجہ سے بار بار شکریہ ادا کریں " (اسلامی نظریہ ص ۱۵۳-۱۵۲)

۲۔ "اوپر عرض کیا گیا ہے کہ تعریفی الفاظ بطور مدح نہ تھے بلکہ بطور "ذب" یعنی بغرض رفع الزام تھے۔ اس کی مثال قرآن مجید میں موجود ہے۔ قرآن مجید میں حضرت مریم کی عفت اور عصمت بار بار اور زور دار الفاظ میں بیان کی گئی ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ اور حضورؐ کی مقدس صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی عفت اور عصمت کا قرآن مجید میں کہیں ذکر نہیں کیا گیا حالانکہ وہ اپنی عفت اور عصمت کے لحاظ سے کسی رنگ میں بھی کم نہیں بلکہ حضرت فاطمۃ الزہراءؓ تو اپنے مدارج عظمت کے لحاظ سے حضرت مریم سے افضل ہیں جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد سیدۃ نساء اھل الجنۃ (بخاری کتاب مناقب فاطمہ جلد ۲ ص ۱۹۱) سے ظاہر ہے۔ قرآن مجید میں حضرت مریم کی پاکیزگی اور عفت و عصمت کا بار بار زور دار الفاظ میں ذکر ہونا اور ان کے مقابل پر حضرت فاطمۃ الزہراء اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا قرآن مجید میں ذکر نہ ہونا ہرگز ہرگز اس امر پر دلالت نہیں کرتا کہ حضرت مریم کو ان پر کوئی فضیلت حاصل تھی۔ کیونکہ حقیقت حال یہ ہے کہ حضرت مریم پر زنا اور بدکاری کی تہمت لگائی گئی تھی۔ اس لئے ان کی بریت اور رفع الزام کے لئے بطور "ذب" ان کی تعریف کی ضرورت تھی مگر چونکہ حضرت فاطمۃ الزہراء اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ پر ایسا کوئی الزام نہ تھا۔ اس لئے باوجود ان کی عظمت و شان کے ان کی تعریف و توصیف کی ضرورت نہ تھی بعینہٖ اسی طرح چونکہ حضرت مرزا صاحب پر آپ کی مخالفین کی طرف سے حکومت کا باغی ہونے اور اس کے خلاف تلوار کی لڑائی کی خفیہ تیاریوں میں مصروف ہونے کا جھوٹا الزام لگایا گیا تھا۔ اس لئے ضروری تھا کہ اظہار حقیقت کے لئے زوردار الفاظ میں ان الزامات کی تردید کی جاتی "

(اسلامی نظریہ ص ۱۳۶)

توسیع زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

اذکروا موتاکم بالخیر

میری والدہ صاحبہ مرحومہ

(مکرم مولوی محمد صادق صاحب چغتائی سابق مبلغ انڈونیشیا حال مقیم کوئٹہ)

میری والدہ محترمہ بقضائے الٰہی ۲۵۔ اگست بروز منگل بوقت ۳ بجے بعد از دوپہر اس دارِ فانی سے رخصت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور ۹ بجے رات کوئٹہ میں دفن کر دی گئیں۔

آپ کا نام عائشہ بی بی تھا۔ آپ کے والد صاحب کا نام اللہ دتہ تھا۔ آپ چغتائی خاندان سے تھے۔ بچپن سے والدین کا سایہ آپ کے سر سے جاتا رہا اور اپنے چچا کے ہاں پرورش پائی۔ گو آپ کو تعلیم حاصل کرنے کا موقع نہ ملا تاہم نماز و روزہ کی بڑی پابند تھیں۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میں ابھی چھوٹا ہی تھا اور سردیوں کا موسم تھا ہم اندر سویا کرتے تو دیا بجھاتے وقت وہ ہمیشہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے اور ساتھ ہی یوں دعا مانگتے۔ "اے اللہ میں گنہگار اور عاجز ہوں میرے گناہ معاف کرنا۔ اور مجھے بخش دینا"

اس دعا کو بار بار سننے کی وجہ سے مجھے بھی عادت پڑ گئی کہ جب کبھی دعا کرتا ہوں تو میری زبان سے یہی الفاظ بمع "عاجز" کے نکلتے ہیں جس کی وجہ سے ہمیشہ والدہ محترمہ یاد آ جاتی ہیں۔

میں نے ایک دفعہ ان سے پوچھا کہ والد مکرم تو تحقیق کر کے احمدی ہوئے۔ آپ کیسے احمدیت سے مشرف ہوئیں۔ کہنے لگیں کہ احمدی ہونے سے قبل تمہارے والد صاحب مجھے بہت پیٹا کرتے اور معمولی معمولی غلطی پر ناراض ہو کر مجھ پر ظلم کیا کرتے لیکن جب وہ احمدی بنے تو اس کے بعد ان کی حالت بالکل بدل گئی اور اتنے نرم ہو گئے کہ میری غلطی کے باوجود مجھے کبھی کچھ نہ کہتے، ہاں احسن طریق سے مجھے سمجھاتے کہ یوں نہیں کرنا چاہیئے۔

اسی طرح فرمایا کہ تمہارے والد صاحب احمدیت میں داخل ہونے سے قبل نہ نماز پڑھتے اور نہ روزہ رکھتے لیکن احمدی ہونے کے بعد وہ پانچ وقتہ نماز ہی کے پابند نہ بنے تہجد کی نماز بھی باقاعدہ ادا کرنے لگے۔

فرمانے لگیں۔ میں نے یہ تبدیلی دیکھ کر یقین کر لیا کہ اس "دجن" کی اصلاح کرنیوالا یقیناً سچا ہے۔ جھوٹا اور بے عمل انسان اس طرح کسی کی زندگی میں انقلاب پیدا نہیں کر سکتا۔

جب سے میں نے ہوش سنبھالی میں نے انہیں بیمار ہی پایا۔ کبھی سر درد۔ کبھی پھوڑوں میں درد اور کبھی کچھ اور کبھی کچھ۔ لیکن باوجود اس کے گھر کا کام خود ہی سے کرتی تھیں۔ حتیٰ کہ جب موقع ملتا آٹا بھی پیس لیا کرتی تھیں۔ اپنی اولاد کا بہت خیال رکھتیں۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میں ابھی سات آٹھ سال کا تھا تو انہوں نے مجھے نماز ادا کرنے کی تلقین شروع کر دی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھے بچپن سے ہی نماز ادا کرنے کی باقاعدہ عادت ہو گئی۔

جہاں تک مجھے یاد ہے والدہ مکرمہ اور والد مکرم ۱۹۱۴ یا ۱۹۱۵ء میں احمدیت سے مشرف ہوئے تھے اس وقت کنجاہ میں مشہور ہو گیا کہ برکت اللہ مرزائی بن گیا ہے سارا خاندان ہمارے گھر میں جمع ہو ہو کر ان سے بحث کرتا۔ تاکہ وہ باز آ جائیں اور پھر اپنے پرانے مذہب کو اختیار کر لیں۔ لیکن والد صاحب نے ان کی مخالفت کی کوئی پرواہ نہ کی اور اخلاص اور ایمان میں ترقی کرتے چلے گئے۔

غالباً ۱۹۱۶ء کی بات ہے کہ میرے والد مکرم کو میرے بعض اساتذہ کے متعلق جو سکول میں پڑھاتے تھے معلوم ہوا کہ وہ محض احمدیت کی وجہ سے مجھے مارتے ہیں جس کی وجہ سے ان کا دل سخت بے چین رہتا آخر ایک دن حضرت مولانا امام الدین صاحب فاضل مرحوم سکنہ گولیکی کنجاہ تشریف لے آئے اتفاقاً جمعہ کا دن تھا۔ جمعہ انہوں نے ہی پڑھایا نماز جمعہ کے بعد انہوں نے تحریک کی کہ کنجاہ کے احمدی احباب کسی بچے کو میرے پاس تعلیم کے لئے بھجوائیں میں اسے پڑھاؤں گا اس پر میرے والد مکرم نے عرض کیا کہ میرا یہ بچہ (محمد صادق ہے) میں چاہتا ہوں کہ آپ کی زیر نگرانی یہ تعلیم و تربیت پائے۔ چنانچہ چند ہی دنوں کے بعد والد مکرم نے مجھے گولیکی حضرت مولانا (رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں پہنچا دیا۔

جب والد مکرم نے مجھے گولیکی بھجوانے کی تجویز والدہ صاحبہ کے سامنے پیش کی تو والدہ صاحبہ نے فرمایا آٹھ نو سال کا بچہ ہے ہم سے علیحدہ کیسے رہ سکے گا؟ والد صاحب نے انہیں سمجھایا اور اس کے بعد مجھے بھی سمجھایا۔ آخر بالاتفاق یہ فیصلہ ہوا کہ میرے لئے گولیکی میں ہی تعلیم حاصل کرنا بہتر ہے۔

میں تقریباً ہر ہفتہ گولیکی سے کنجاہ آ جاتا اور والدہ مکرمہ سے مل ملا کر پھر واپس چلا جاتا۔ غالباً دو سال کے قریب مجھے گولیکی میں رہنے کا موقع ملا۔ حضرت مولوی امام الدین صاحب کی شفقت اور پیار کی وجہ سے میں اپنی والدہ صاحبہ کے لئے بہت کم اداسی محسوس کرتا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مولانا مرحوم (رضی اللہ عنہ) کی تعلیم و تربیت کے نتیجہ میں مجھے دین سے خاص محبت پیدا ہو گئی۔ اور میری زندگی سنور گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ مولانا المکرم رضی اللہ عنہ کو جزائے خیر دے اور ان پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکات نازل فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

چونکہ والدہ مکرمہ کو بھی جدائی کا زیادہ احساس نہ رہا اس لئے جب مولانا المکرم (رضی اللہ عنہ) نے مجھے مشورہ دیا کہ تم قادیان چلے جاؤ (اور غالباً یہ مشورہ میرے والد مکرم کی درخواست پر تھا) تو والدہ مکرمہ کو یہ مشورہ سنکر کچھ زیادہ تکلیف نہ ہوئی۔ معمولی ہچکچاہٹ کے بعد انہوں نے مجھے قادیان دارالامان جانے کی اجازت دیدی۔ دراصل پردیس میں رہنے کی یہ مشقیں اس لئے دی جا رہی تھیں کہ خدائے تعالیٰ مجھے انڈونیشیا جیسے دور دراز علاقہ میں بھیجنے والا تھا۔ چنانچہ میں ۱۹۲۲ء سے ۱۹۳۰ء تک قادیان شریف میں تعلیم حاصل کرتا رہا اور جب تعلیم حاصل کر چکا تو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ۶ر نومبر ۱۹۳۰ء کو مولانا رحمت علی صاحب کے ساتھ میں سماٹرا روانہ ہو گیا۔

اس دفعہ روانگی کے وقت والدہ مکرمہ کو کچھ تشویش لاحق تھی لیکن جب میں دو دفعہ انڈونیشیا سے بخیر و عافیت واپس آ گیا تو انہیں بڑی خوشی محسوس ہوئی کہ میرے بچے نے اس قدر لمبا عرصہ خدا کے دین کی خدمت میں گزار دیا اور اسکے بعد باوجود بہت ضعیف اور بیمار ہونے کے دو دفعہ اور مجھے سنگاپور اور ملایا میں جانے کے لئے بخوشی اجازت دیدی۔ اللھم اغفر لھا وارحمھا۔

۱۹۶۲ء میں مجھے تحریک جدید سے انجمن میں واپس منتقل کر دیا گیا۔ جب میں نے والدہ صاحبہ کی خدمت میں عرض کیا تو کہنے لگیں کہ اب مجھے اپنے ساتھ ہی رکھنا۔ خصوصاً ۱۹۵۸ء سے انہیں اس بات کا بہت خیال تھا۔ کیونکہ اس سال میرے والد مکرم نے بہاولپور کی ریاست کے چک ۲/۸۲ میں اچانک انتقال فرمایا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بہت سی باتیں ہیں جو قابل ذکر ہیں مگر میں اس وقت تحریر کرنے سے معذور ہوں۔ ہاں جب میں ۳۱ رمئی ۱۹۶۲ء کو کوئٹہ آیا تو والدہ مکرمہ میرے ساتھ ہی تھیں بہت کمزور اور نحیف ہو چکی تھیں۔ کوئٹہ کی خوشگوار آب و ہوا کو دیکھ کر میں نے خیال کیا کہ انکی صحت پلٹ جائے گی اور وہ اچھی ہو جائینگی لیکن افسوس ہے کہ یہ آب و ہوا ان کو راس نہ آئی۔ جب سے وہ یہاں پہنچے ان کو کوئی نہ کوئی تکلیف رہتی۔ اور باوجود علاج کے ان عوارض میں کمی کی بجائے زیادتی ہی ہو گئی۔

۱۷۔ اگست کو انہیں اسہال کی تکلیف شروع ہوئی۔ وہ دوائیاں جو انہیں اس حالت میں پہلے فائدہ پہنچاتی تھیں دی گئیں لیکن اس دفعہ ان سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ کھانا بھی چھوٹ گیا۔ نرم غذا انہیں دینے کی کوشش کی گئی لیکن وہ بھی کارآمد ثابت نہ ہوئیں۔ آخر ۲۵۔ اگست بروز منگل قریباً گیارہ بجے وہ سخت کمزور ہو گئیں اور بیٹھنا تک مشکل ہو گیا۔ میں نے عرض کیا کہ خدا تعالیٰ کو یاد کریں۔ پھر میں نے درخواست کی کہ میرے لئے دعا کریں۔ فرمانے لگیں "میں تمہارے لئے بہت دعائیں کرتی ہوں"۔ میں نے عرض کیا کہ میں بھی آپ کے لئے دعا کرتا ہوں پنجابی میں کہنے لگیں "بیٹا اب میرا کوئی حال نہیں اللہ تعالیٰ کے حوالے"۔ یہ آخری الفاظ تھے جو انہوں نے اپنی زبان سے نکالے۔ اس کے بعد صرف چند بار پانی مانگا اور آخر پورے تین بجے بعد دوپہر جان دیدی۔

جب میں ۱۹۴۶ء میں سماٹرا سے واپس آیا تو میں نے انہیں مفلوج پایا اور دیکھا کہ اکثر ان کی زبان پر یہ الفاظ جاری رہتے ہیں:۔ "اے ربا۔ تو بے پرواہ ہے"۔ لیکن جب میں ۱۹۵۷ء میں سنگاپور سے واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ مذکورہ بالا الفاظ کی بجائے اب انکی زبان پر یہ الفاظ جاری ہوتے "اے مالک! اے میرے مالک!" اس تغیر کی وجہ مجھے معلوم نہیں ہو سکی اور یہی الفاظ وفات تک انکی زبان سے سنتا رہا۔

ہم گھر کے پانچ افراد تھے والد مکرم۔ والدہ صاحبہ، خاکسار، خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ سردار بیگم اور چھوٹا بھائی عزیز محمد حسین۔

سب سے پہلے ۴۲ء میں میرا عزیز بھائی جنگ عظیم میں افریقہ میں شہید ہو گیا۔ اسکے بعد ۱۹۵۸ء میں والد مکرم وفات پا گئے اور اب والدہ ماجدہ بھی ہمیں جدائی کا داغ دے گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگوں اور دوستوں اور عزیزوں سے التجا ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی جائے اور عزیزہ سردار بیگم کے لئے جو بیوہ ہو چکی ہے اور پھر تین سال سے اس پر بھی فالج کا حملہ ہو چکا ہے اور خاکسار کے لئے بھی دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ صحت بخشے اور دنیا و آخرت میں اپنی پناہ میں رکھے فجزاکم اللہ احسن الجزاء آخر میں میں جماعت کوئٹہ کے تمام بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے اس موقع پر ایسا سلوک کیا ہے کہ جسکی وجہ سے ہمارے غم کا بوجھ بہت ہلکا ہو گیا بلکہ ہمیں بہت حد تک تسلی ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو خصوصاً مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت کوئٹہ اور حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری اور مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کو جزائے خیر دے۔ اللھم آمین یارب العالمین ؎

روحانی ترقیات کے لئے سادہ زندگی ضروری ہے

تحریک جدید کے اہم ترین مطالبہ سادہ زندگی کے ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"میں نے جماعت کو سادہ زندگی اختیار کرنے کو کہا ہے اور سادہ زندگی بسر کرنا فرض نہیں نفلی ہے۔ یعنی جو چاہے اختیار کرے اور جو چاہے نہ کرے مگر میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس کے بغیر جماعت میں قربانی کا صحیح مادہ کسی صورت میں بھی پیدا نہیں ہو سکتا اور نہ ہی روحانیت کا اعلیٰ مقام حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اگر تم سمجھو کہ اس کے بغیر تم روحانیت کا مقام حاصل کر لو گے تو یہ نفس کو دھوکہ دینے والی بات ہے۔۔۔۔

میں یہ نہیں کہتا کہ جو شخص سادہ زندگی اختیار نہیں کرتا وہ احمدی نہیں مگر میں یہ ضرور کہوں گا کہ وہ علیٰ شفا حفرۃٍ من النار (آگ کے گڑھے کے کنارے پر) ہے۔ بالکل ممکن ہے اس کا ایمان ضائع ہو جائے"

ہمارے پیارے امام عالی مقام کے ان واضح ارشادات کے بعد اس بارہ میں بحث کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہتی کہ سادہ زندگی کو اختیار کرنا چاہیئے یا نہیں۔ کیونکہ اس کی ضرورت اس درجہ لابدی ہو چکی ہے کہ اس کے اختیار کئے بغیر نہ تو اسلام کی خدمت کا حق ادا ہو سکتا ہے اور نہ اپنے وطن عزیز کی خدمت کا ۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ زریں اصول اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال اوّل)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

۲۹/۶/۶۴ تا ۲/۷/۶۴

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماءِ گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۴۸۱۔ احباب جماعت احمدیہ چک ۲۵ گ۔ ب ضلع لائل پور بذریعہ مکرم محمد نبی خان صاحب	۱۷—۰۰
۴۸۲۔ مکرم سید ناصر علی صاحب واپڈا حیدرآباد (سندھ)	۱۰—۰۰
۴۸۳۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب وکیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۳۰—۰۰
۴۸۴۔ احباب جماعت احمدیہ دہلی گیٹ لاہور بذریعہ بابو محمد انور صاحب	۱۰—۰۰
۴۸۵۔ مکرم سلیم اختر صاحب سلطان پورہ لاہور	۱۵—۰۰
۴۸۶۔ احباب جماعت احمدیہ پشاور بذریعہ مکرم مرزا عبدالمجید صاحب	۹۰—۶۳
۴۸۷۔ مکرم ملک عبدالرحیم صاحب سپروائزر نیشنل بنک آف پاکستان سرگودھا	۱۵—۰۰
۴۸۸۔ احباب جماعت احمدیہ چک ۱۸ ہوڈ ضلع شیخوپورہ بذریعہ مکرم غلام نبی صاحب	۱۷—۵۰
۴۸۹۔ مکرم ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن صاحب کھلنا مشرقی پاکستان	۲۰—۰۰
۴۹۰۔ احباب جماعت احمدیہ چک ۱۶۶ ضلع بہاولپور بذریعہ مکرم ڈاکٹر غلام محمد صاحب فاحق	۱۰—۳۴
۴۹۱۔ محترمہ شمیم آرا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب ظفر کراچی	۱۵۰—۰۰
۴۹۲۔ مکرم غلام مصطفےٰ صاحب کلاتھ مرچنٹ بدوملہی ضلع سیالکوٹ	۱۰—۵۰
۴۹۳۔ مکرم ڈاکٹر منیر احمد خان صاحب پبی ضلع پشاور	۱۰—۰۰
۴۹۴۔ مکرم عطاء اللہ صاحب نوجیاں والا ضلع گجرات	۳۵—۰۰
۴۹۵۔ احباب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب	۱۲۷—۱۳
۴۹۶۔ " " سیالکوٹ بذریعہ مکرم میاں محمد احمد صاحب قمر سنوری	۳۰—۰۰
۴۹۷۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب چک نمبر ۱۳۰ ٹی ڈی اے ضلع مظفر گڑھ	۲۰—۰۰
۴۹۸۔ احباب جماعت احمدیہ کوئٹہ بذریعہ مکرم شیخ محمد نصیب صاحب عارف	۴۰—۰۰
۴۹۹۔ مکرم قریشی احمد شفیع صاحب میانوالی سنتانب مرحوم اعزاء	۱۵—۰۰
۵۰۰۔ محترمہ امیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شفیع صاحب لاہور چھاؤنی	۳۰—۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۴۔ میری بچی عزیزہ امۃ الشافی اور اہلیہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں ان کی کامل صحتیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کو بعض مشکلات درپیش ہیں ان کے ازالہ کے لئے بھی دعا کی جائے۔

(ایم۔ ایس طاہر ایسٹرن ٹیوب ویل کمپنی چٹاگانگ)

برائے توجہ ناصرات الاحمدیہ

محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ گوجرانوالہ نے اپنی جماعت کی بچیوں سے دس روپے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے چندہ جمع کر کے مرکز کو ارسال فرمایا ہے۔ سیالکوٹ شہر کی ناصرات الاحمدیہ بھی وقتاً فوقتاً تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے اپنے جیب خرچ سے حصہ لیتی رہتی ہیں۔ جزاھن اللہ تعالیٰ۔ اگر دیگر جماعتوں کی اس ذیلی تنظیم کی ذمہ دار بہنیں بھی اس طرف توجہ فرماویں تو ایک معقول رقم جمع ہو سکتی ہے۔ اور اس طرح بچیوں میں خدمتِ دین کا جذبہ پرورش پا سکتا ہے۔

قارئین دعا فرمائیں کہ اس صدقہ جاریہ میں حصہ لینے والی بہنوں کو اپنے انعامات سے نوازے اور دیگر بہنوں کو اس طرف کما حقہٗ توجہ کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

اطفال کے اجتماع کا پروگرام

امسال اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵ / اکتوبر (جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) ۱۹۶۴ء کو ربوہ میں ہو رہا ہے۔ پروگرام میں مندرجہ ذیل مقابلے ہوں گے۔

۱۔ ورزشی :- کبڈی۔ فٹ بال۔ اونچی چھلانگ۔ لمبی چھلانگ۔ دوڑ۔ رسہ کشی۔

۲۔ علمی :- ۱۔ تلاوت و حفظ قرآن کریم وغیرہ ۲۔ نظم خوانی (زبانی) ۳۔ مقابلہ اشعار ۴۔ تقریر ۵۔ پیغام رسانی ۶۔ عام دینی معلومات کا پرچہ جس میں سب اطفال کی شمولیت لازمی ہو گی۔

نوٹ نمبر ۱ :- امسال علمی مقابلے بھی ٹیم وار ہوں گے۔ پانچ افراد کی ٹیم ہونی چاہیئے جو اپنا پروگرام دس منٹ کا بنائے جس میں تلاوت قرآن کریم۔ نظم۔ تقریر یا مکالمہ ہو گا۔ ضروری ہے کہ یہ ساری چیزیں موضوع سے متعلق ہی ہوں۔ جو مندرجہ ذیل میں سے منتخب کر لیا جائے۔

۱۔ اطفال الاحمدیہ کی اہمیت اور پروگرام ۲۔ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ ۳۔ اسلامی اخلاق۔ ۴۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ۵۔ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔

نوٹ نمبر ۲۔ علمی اور ورزشی مقابلوں میں شامل ہونے والی ٹیمیں ۲۵ / ستمبر تک مہتمم اطفال الاحمدیہ ربوہ کو اطلاع دیں۔ تا اجتماع کے پروگرام میں وقت کا تعین کر دیا جائے۔

نوٹ نمبر ۳۔ ایک ضلع سے صرف ایک ٹیم ہی مقابلوں میں حصہ لے سکے گی۔ قائدین اضلاع اس بارہ میں نگرانی فرمائیں۔

(مہتمم اطفال)

دعائے مغفرت

میری اہلیہ ۴ روز بیمار رہ کر اپنے مولائے حقیقی کے پاس چلی گئی ہیں۔ اپنے پیچھے ۳ لڑکے ۳ لڑکی یادگار چھوڑ گئی ہے۔ سب سے چھوٹے بچے کی عمر صرف ۱۵ دن کی ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ مولا کریم ہمارے زخمی قلوب کو اپنے فضل سے ڈھارس دے۔ اور مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت سے نوازے اور اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرماوے۔

(عبدالواحد سابق معلم وقف جدید حال تترگڑی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ)

درخواستِ دعا

۱۔ خاکسار کا ہرنیا کا کامیاب اپریشن مورخہ ۲۵۔ ماہ ظہور کو ہوا تھا۔ اب گو طبیعت یوں اچھی ہے لیکن اپریشن کا زخم ابھی کافی گہرا ہے۔ احباب جماعت زخم کے جلد مندمل ہونے اور جلد کامل صحت حاصل ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ عبدالرشید خواجہ آف مڈھ رانجھا حال ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سرگودہا)

۲۔ خاکسار کی والدہ محترمہ کا آنکھ کا دوبارہ اپریشن ہو رہا ہے اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (نذیر احمد سیالکوٹی مسجد نور مری روڈ۔ راولپنڈی)

۳۔ چوہدری عبدالحمید خانصاحب کاٹھ گڑھی حال چک نمبر ۹۴ ج۔ ب ضلع جھنگ تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ درویشانِ قادیان بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب سے درخواست ہے کہ ان کی کامل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار عبدالرحیم خان کاٹھ گڑھی)

بیرونِ پاکستان سے حصہ لینے والے مجاہدین تحریکِ جدید

بیرونِ پاکستان کے جن مجاہدین تحریکِ جدید نے سو فیصدی اپنے وعدوں کی ادائیگی کر دی ہے ان کے نام شکریہ کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین اجر عطا فرمائے اور آئندہ دین کے لئے مزید خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریکِ جدید)

۲

ڈیٹن

مکرم احمد برکات صاحب ۵۰ - ۲ ڈالر
محترمہ لطیفہ کریم صاحبہ ۱۰ - ،،
،، کریمہ شفیق صاحبہ ۵ - ،،
مکرم ابو قدیر صاحب ۱۰ - ڈالر
مکرم نبی کریم صاحب ۱۰ - ،،
مکرم جلیل احمد صاحب ۱ - ،،

واشنگٹن۔

محترمہ مجیدہ عبد اللہ صاحبہ ۵ - ڈالر
محترمہ رشیدہ طٰہٰ ۱۵ - ،،
مکرم محمد وسیم صاحب ۱۰ - ،،

کلیولینڈ۔

مکرم سعید عبد الرحمٰن صاحب ۶۰ - ڈالر
محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ ۳ - ڈالر
محترمہ منیرہ افضل صاحبہ ۱۱ - ڈالر
محترمہ حبیبہ کامو صاحبہ ۱۰ - ڈالر
محترمہ صدیقہ صاحبہ ۵ - ڈالر
محترمہ لطیفہ حکیم صاحبہ ۱۵ - ڈالر
محترمہ علیمہ الیس کے رحمان صاحبہ ۵ - ڈالر

ڈیٹرائیٹ۔

مکرم عطاء اللہ صاحب بشیر ۹ - ڈالر
مکرم علی مجتبٰے صاحب ۵ - ڈالر
مکرم عبد الوہاب صاحب ۲۵ - ڈالر
مکرم بشیر الدین صاحب عثمان ۵ - ڈالر

بالٹی مور۔

مکرم احمد ولی صاحب ۲۵ - ڈالر
،، عبد الرحمٰن صاحب ۳۰ - ،،
محترمہ لطیفہ صاحبہ ۵ - ڈالر
،، رشیدہ رحمٰن صاحبہ ۲۰ - ،،
مکرم محمد حفیظ صاحب ۳۱ - ،،
محترمہ عزیزہ حفیظ صاحبہ ۶۰ - ۱۲ ،،
محترمہ امینہ حفیظ صاحبہ ۱۰ - ۳ ،،
،، کریمہ کریم صاحبہ ۱۵ - ،،

انڈیانا پولیس

محترمہ مومنہ صاحبہ ۱ - ڈالر
،، خدیجہ حق صاحبہ ۵ - ،،
،، صالحہ پریم صاحبہ ۲۵ - ۲۶ ،،
مکرم رحمت حباک صاحب ۱۰ - ،،

رائیٹمنز۔

مکرم مرزا بشارت احمد صاحب منیر ۴۰ ڈالر
محترمہ امینہ منیر بیگم ،، ۶ ،،
لئیق احمد شمشیرہ۔ راشدہ بچگان
مکرم مرزا بشارت احمد صاحب منیر ۷ ڈالر
مکرم محمد الدین صاحب اعجاز ۴۰ - ،،

مکرم ملک احمد سعید صاحب ۴۰ - ڈالر

متفرق افراد امریکہ

مکرم ڈاکٹر عزیز احمد صاحب و کادنگمن ٹن ۱۳۹۰ - ڈالر
والد صاحب مکرم ڈاکٹر عزیز احمد صاحب ۱۵۰ - ،،
مکرم ملک مسعود احمد صاحب کلورینڈو ۲۹ - ،،

ڈچ گیانا سورینام۔

مکرم عبد الغفور رحمن بخش صاحب ۹ - پونڈ
،، عبد العزیز ،، ،، ۵ - ،،
محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ،، ۱ - ،،

قاہرہ۔

مکرم محمد بسیونی صاحب ۱۱ - روپے
،، احمد حلمی ناصف صاحب ۱۱ - ،،

عدن

مکرم احمد محمد عثمان صاحب الشبوطی ۵۵ - شلنگ
محترمہ بیگم صاحبہ ،، ۱۵ - شلنگ
مکرم الحاج شیخ عبد اللطیف صاحب ڈاکٹر ۳۸۵ - ،،
،، حسن محمد صاحب عدن ۱۰ - ،،
مکرم الشیخ محمد عبد اللہ الشبوطی صاحب ۶۶۵ - ،،
محترمہ بیگم صاحبہ ،، ،، ۶۵ - ،،

بنکاک۔

مکرم قاضی حبیب الدین صاحب ۱۲۵۸ - روپے
محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ ،، ۲۸ - ،،
مکرم قاضی نعیم الدین صاحب ابن ،، ۱۳ - ،،
،، سلیم الدین ،، ،، ۵ - ،،
،، علیم الدین ،، ،، ۱۲ - ،،
،، حکیم الدین مرحوم ۶ - ،،
،، نسیم الدین صاحب ۸ - ،،
،، وسیم الدین صاحب ۱۱ - ،،

برما

مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب ۸۱ - روپے
،، P. E. محمد اسمٰعیل صاحب ۶۶ - ،،
،، N. C. K. O. محمود صاحب ۶۷ - ،،
شوکت علی صاحب ۱۶ - ،،
سید ابراہیم صاحب بانگنڈ ۱۱ - ،،

ملیشیا۔

مکرم محمد علی صاحب ۵۰ - ۱۹ ڈالر
،، ایم راد لو ۴ - ڈالر
مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ ۹۴ - ڈالر
،، حاجی محمد اسمٰعیل صاحب بن عبد الرحمٰن صاحب ۴۵ - ،،
جمیلہ زوجہ محمد علی صاحب ۷ - ڈالر
مکرم سعید عدنان صاحب ۵۵ - ،،
،، حسن مرؔکا صاحب ۱۸ - ،،
،، محمد امین بن علی صاحب ۱۲ - ،،

محترمہ پوران عائشہ بنت محمد علی ۷ - ڈالر
P. C. حبیب احمد صاحب ۷۹ - ،،
B حبیب احمد صاحب ۱۴ - ،،
مکرم عبد الحمید صاحب سالکین ۱۸۵ - ،،
،، حسن علاؤ الدین صاحب ۵۰ - ۵۵ ،،
،، مصطفٰے انحر صاحب ۶ - ،،
،، دارقطم بن بارکھا صاحب ۱۵ - ،،
،، محمد بن دارقطم صاحب ۱۵ - ،،
،، عبد الرحیم بن ،، ۵ - ،،

فجی آئی لینڈ۔

مکرم حاجی محمد رمضان صاحب ۷ - پونڈ
،، عبد اللطیف صاحب سابابولہ ۳۰ - ،،
،، محمد درگاہ ۱ - ۱ ،،
،، شیخ عبد الواحد صاحب مبلغ ۵ - ۱۰ ،،
،، عبد اللطیف مقبول ۳ - ،،
،، محمد عثمان بن محمد خان صاحب ۱ - ۱ ،،
،، محمد صدیق بن امام الدین صاحب ۵ - ۳ ،،
،، محمد طاہر صاحب ،، ۵ - ۱ ،،
محترمہ بیگم تاجن خان صاحب ۵ - ۵ ،،
مکرم عبد الحکیم خان صاحب معہ فیملی نانڈی ۶ - ،،
،، مولانا محمد عمر صاحب ۳ - ،،
،، ماسٹر محمد حنیف صاحب ۴ - ۶ ،،
،، ماسٹر عبد الحکیم خان صاحب معہ فیملی سابابولہ ۱ - ۴ ،،
،، محمد جان خان صاحب ۱۵ - پونڈ

بورنیو۔ صباح

مکرم سلیم شاہ صاحب ۶۱ - ڈالر
،، منصور بن ،، ۳۰ - ،،
،، محمد کنجی صاحب ۵ - ڈالر
،، محمد یوسف رالایانگ ۱۲ - ،،
،، احمد یوسف صاحب ۱۰ - ،،
،، سبنو چیف امان راماد ۲ - ۲۱ ،،
،، بوچنگ بن رودفد ۲۰ - ،،
،، ابراہیم لوناتن بن احمد ۳۰ - ،،
،، تولگیمان سارا گاسانگ ۲۳ - ،،
،، C. K. محی الدین صاحب ۵ - ،،
،، V. P. مصطفٰے صاحب ۱۰۰ - ،،
مکرم مولوی بشارت احمد نسیم مبلغ ۹ - ۶۰ ،،
،، چیگو امین بن جمالی صاحب ۳۲ - ،،
،، یوسف بانسمن صاحب ۸ - ،،
،، ،، ٹوجنگ صاحب ۵ - ،،

کولالمپور۔

مکرم یوسف بن عمر صاحب ۱۰ - ڈالر
،، سوڈا محمد زین صاحب ۴۰ - ،،
،، سوڈا محمد اسمٰعیل بن کرشع ۳۵ - ،،
،، حاجی عبد العزیز محمد سعید ۱ - ،،
محترمہ بیگم صاحبہ ،، ۵ - ،،

کویت

مکرم مسعود احمد صاحب ہاشمی ۳۰ - دینار
بیگم و بچگان ہاشمی صاحب ۵ - ،،
نذیر احمد فوزمین ۴ - ،،
،، ،، گوہر پوہدری ۲۵ - ۹ ،،

مکرم عبد السمیع صاحب زرگر معہ والدہ صاحبہ ۵۰ - ۶ دینار
،، میجر عبد الرحمٰن صاحب ۵۰۰ - ۴
،، D. O. خالد صاحب ۷۵۰ - ۸ ،،
مکرم چوہدری غلام رسول صاحب ۵۰۰ - ۱۳
،، ناصر احمد صاحب ہاشمی ۱۰۰ - ۹
،، چوہدری نذیر احمد صاحب موشگی ۲۵۰ - ۶
،، ،، عبد الرحیم صاحب ۵۰۰ - ۶
،، ،، عبد السلام صاحب ۵۰۰ - ۲

نیروبی کینیا۔

مکرم محمد عارف صاحب بھٹی ۳۳۰ - شلنگ
،، محمد یامین صاحب ندیم ۲۵۵ - ،،
،، حمید احمد صاحب بھٹی ۷۰ - شلنگ
،، سید احمد ناصر صاحب ۱۱۰ - ،،
ریحانہ زوجہ بیگم صاحبہ ،، ۷۰ - ،،
،، چوہدری محمد اسلم صاحب ۱۵۵ - ،،
،، داؤد احمد صاحب ندیم ۴۳ - ،،
،، لئیق احمد صاحب کھوکھر ۱۵۵ - ،،
محترمہ امۃ الحفیظ بیگم ڈاکٹر محمد انور شاہ مرحوم ۵۵ - ،،
ثروت بیگم صاحبہ بنت ،، ۵۰ - ۱۳ ،،
عصمت آرا بیگم ،، ،، ۵۰ - ۱۳ ،،
نزہت ،، ،، ۵۰ - ۱۳ ،،
مبارک احمد ابن ،، ۵۰ - ۱۳ ،،
مکرم ڈاکٹر محمد انور شاہ صاحب مرحوم ۴۱ - ،،
محترمہ صفیہ بیگم بشیر احمد حیات ۲۷ - ،،
مکرم لئیق احمد ابن ،، ۱۰ - ،،
،، رفیق احمد صاحب ،، ۱۰ - ،،
بشریٰ طاہر بنت ،، ۹ - ،،
محترمہ رضیہ بیگم عبد العزیز صاحب بٹ ۹۳ - ،،
مسعود احمد ابن ،، ،، ۲۰ - ،،
داؤد احمد ،، ،، ۲۰ - ،،
بشریٰ بیگم بنت ،، ۲۰ - ،،
نسیم اختر بنت ،، ۲۰ - ،،
وسیمہ سلطانہ ،، ۲۰ - ،،
محترمہ سرا بیگم فضل الٰہی صاحب بٹ ۴۹ - ،،
مکرم ناصر احمد صاحب ابن ،، ۱۴ - ،،
،، آفتاب احمد صاحب ،، ۱۴ - ،،
محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت ۱۴ - ،،
نفیسہ بیگم صاحبہ ،، ۱۴ - ،،
رفعت بیگم صاحبہ ،، ۱۴ - ،،
نزہت بیگم صاحبہ ،، ۱۴ - ،،
شگفتہ بیگم صاحبہ ،، ۱۴ - ،،
محترمہ نصرت نذیر بیگم محمد عارف صاحب بھٹی ۴۶ - ،،
،، خیر النساء بیگم مبشر احمد صاحب بٹ ۶۲ - ،،
،، سارہ بیگم عبد الرحمٰن صاحب بٹ ۴۶ - ،،
،، ریحانہ بنت ،، ۹ - ،،
،، رخسانہ بنت ،، ۶ - ،،
مکرم مظفر احمد صاحب کھوکھر ۱۰ - ،،
محترمہ ممتاز بیگم حمید احمد بھٹی ۳۹ - ،،
ناصرہ بیگم ندیم صاحب ۵۲ - ،،
امۃ المنیر بنت ،، ۱۱ - ،،

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۹ ستمبر۔ بھارت کے صوبہ کیرالا میں کل کانگرسی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ اسمبلی میں ۵۰ کے مقابلہ میں ۷۳ ووٹوں سے تحریک عدم اعتماد منظور کر لی گئی۔ مرکز اور صوبائی حکومت نے گذشتہ تین دن کے دوران تحریک عدم اعتماد کا مقابلہ کرنے کی بڑی کوشش کی حتیٰ کہ پرسوں رات اسمبلی کے ۲۹ کمیونسٹ ارکان کو گرفتار کر لیا گیا۔ لیکن اس کے باوجود صورت حال میں تبدیلی نہیں لائی جا سکی

مرکز میں وزیر اعظم شاستری کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرنے والوں کو سو ارکان کی حمایت حاصل ہو گئی۔ اور انہیں توقع ہے کہ وہ کل سوتنترا پارلیمانی پارٹی کی حمایت حاصل کرنے میں بھی کامیاب ہو جائیں گے۔ وزیر اعظم کے خلاف کل تحریک ملامت بھی پیش کی گئی لیکن سپیکر نے یہ کہہ کر اسے مسترد کر دیا کہ اس تحریک میں جو سوال اٹھایا گیا ہے اس پر تحریک اعتماد پر بحث کے دوران غور کیا جا سکتا ہے ایک اطلاع کے مطابق شاستری کابینہ میں بھی شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔

پیکنگ ۹ ستمبر۔ چین نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ نے بھارت اور برطانیہ کے تعاون سے بحر ہند میں واقع ممالک کو فوجی طاقت کے بل پر قابو میں رکھنے کے لئے ایک خطرناک منصوبہ تیار کیا ہے اور اس سلسلہ میں بحری اور فضائی اڈے قائم کرنے کے لئے ان تینوں ملکوں میں ایک خفیہ سمجھوتہ ہوا ہے

اخبار پیپلز ڈیلی نے کل اس کا انکشاف کیا اس نے لکھا ہے کہ امریکہ جنوب مشرقی ایشیا میں بڑھتی ہوئی آزادی کی لہر سے بوکھلا گیا ہے اور اس بات سے سخت پریشان ہے کہ اس علاقے میں واقع ممالک آزادانہ پالیسی اختیار کر رہے ہیں اور انہوں نے اپنے باہمی اختلافات طے کر لئے ہیں۔ اخبار نے آخر میں لکھا ہے کہ امریکہ کے اس منصوبہ کا مقصد بحر ہند کو گھیر لینا ہے لیکن چینی اپنے طور پر یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ اس صورت حال کا پوری طرح مقابلہ کریں گے اور اس علاقہ میں واقع ممالک کو خطرہ کی صورت میں چین کی مکمل حمایت حاصل ہو گی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان چین انڈونیشیا۔ برما۔ لنکا۔ فلپائن اور دوسرے متعدد ایسے ممالک بحر ہند میں واقع ہیں جو امریکہ برطانیہ اور بھارت کو اپنی آزادی کا دشمن سمجھتے ہیں۔

لاہور۔ ۹ ستمبر۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے آج لاؤڈ سپیکر کے استعمال سے متعلق ایک نیا آرڈی نینس جاری کیا جو فوری طور پر نافذ ہو گا اور جس کا اطلاق قبائلی علاقوں کے سوا پورے مغربی پاکستان میں ہو گا۔ اس آرڈی نینس کے تحت ڈپٹی کمشنر کی اجازت کے بغیر لاؤڈ سپیکر استعمال نہیں کیا جائے گا۔

ڈپٹی کمشنر کو اختیار ہو گا کہ وہ لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہ دے اس غرض کے لئے پولیس اور میونسپل حکام کی رپورٹ اور اجازت حاصل کرنے والے فرد کا موقف سننے کے بعد فیصلہ کرے گا آیا لاؤڈ سپیکر کی اجازت دی جائے یا نہ دی جائے۔

کراچی ۹ ستمبر۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل یہاں سردار لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن سے اپنی بات چیت کو اطمینان بخش قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس گفتگو سے دونوں ملکوں کے تنازعات کی اصل وجوہ پر بات چیت جاری رکھنے کے لئے راہ ہموار ہو گئی ہے

انہوں نے کہا کہ مسائل حل کرنے کے لئے مختلف تجاویز سامنے آ رہی ہیں اور اس امر پر تبادلۂ خیالات ہو رہا ہے کہ ایوب شاستری ملاقات سے قبل وزرائے خارجہ کی کانفرنس منعقد کی جائے، وزیر خارجہ یہاں اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے،

نئی دہلی۔ ۹ ستمبر۔ بھارت کے سیاستدان اور سابق گورنر جنرل راج گوپال اچاریہ نے کہا ہے کہ ملک میں جمہوریت کا چل چلاؤ ہے اور جس کی لاٹھی اس کی بھینس پر عمل کیا جا رہا ہے انہوں نے کل دہلی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی

راج گوپال اچاریہ نے کہا کہ لائسنسوں کے ذریعہ سیاسی رشوت دینے کا طریقہ انتہائی تکلیف دہ ہے اور جس قدر جلد ممکن ہو اسے ختم ہونا چاہیئے انہوں نے انتخابات کے بھاری اخراجات کو کم کرنے کا مطالبہ بھی کیا اور حکومت کی غذائی پالیسی کی بھی مذمت کی۔

ماسکو ۹ ستمبر۔ کل روس اور بھارت میں ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے جس کے تحت روس بھارت کو ہیلی کاپٹر مہیا کرے گا۔

نکوسیا۔ ۹ ستمبر۔ نکوسیا میں اقوام متحدہ کے حکام نے اعلان کیا ہے کہ ترکوں کی انتہا کی ناکہ بندی کو ختم کرانے کے معاملہ میں ان کی تمام کوششیں ناکام ہو گئیں۔ اور سیکرٹری جنرل اوتھان کو اس صورت حال سے مطلع کر دیا گیا ہے۔

ان حکام نے اس بارے میں صدر میکاریوس کے رویہ پر بھی نکتہ چینی کی ہے ادھر انقرہ میں ترکوں کی ناکہ بندی پر شدید تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے ایک اطلاع کے مطابق وزیر اعظم انونو نے امریکہ کو مطلع کر دیا ہے کہ اب اس کے پاس فوجی مداخلت کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے لیکن ابھی انقرہ کے سرکاری ذرائع نے اس کی تصدیق نہیں کی ہے

کراچی ۹ ستمبر صدر محمد ایوب خان نے جمہوریہ بلغاریہ کی قومی اسمبلی کے صدر کو ان کے قومی دن کی تقریب پر پیغام تہنیت بھیجا ہے

ڈھاکہ ۹ ستمبر۔ صوبائی گورنر مسٹر عبدالمنعم خان نے کل نانوڑ میں بتایا کہ مشرقی پاکستان میں سیلابوں کی مستقل روک تھام کے لئے ایک منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس پر اڑھائی ارب روپے خرچ ہوں گے۔ ماہرین اس منصوبہ کی رپورٹ اور تفصیل پر غور کر رہے ہیں مسٹر عبدالمنعم خان نے بتایا کہ صوبہ نے بہت ترقی کی ہے انہوں نے کہا کہ سال رواں میں صوبہ میں ایک نئی یونیورسٹی اور ایک نیا میڈیکل کالج قائم کیا جائے گا اور آئندہ سال تین نئے میڈیکل کالج قائم کئے جائیں گے۔

پیکنگ ۹ ستمبر۔ چین کے وزیر خارجہ مارشل چن ژی نے گذشتہ روز شمالی ویت نام کے اس الزام کو درست قرار دیا کہ خلیج ٹانکن کے واقعہ کے بعد امریکہ شمالی ویت نام پر ایک اور حملے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ انہوں نے برطانیہ، روس اور جنیوا کانفرنس کے دیگر رکن ممالک سے اپیل کی کہ وہ اس سلسلے میں فوری قدم اٹھائیں اور جنوبی ویت نام میں امریکی جارحیت کی روک تھام کریں۔

نئی دہلی ۹ ستمبر۔ کل تقریباً پانچ سو خواتین نے بھارتی پارلیمنٹ کے سامنے مظاہرہ کر کے اناج کی گرانی پر احتجاج کیا انہوں نے ملاوٹ، چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کو کڑی سزائیں دینے کا مطالبہ کیا۔

لندن ۹ ستمبر۔ روس نے ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت وہ ایک برطانوی فرم سے تیس لاکھ پونڈ کی مالیت کا پارچہ بافی کا ایک پلانٹ خریدے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روس اور برطانیہ کی تجارت کی تاریخ میں یہ سب سے بڑا سودا ہے۔

کراچی ۹ ستمبر۔ روزنامہ "ٹائمز آف انڈیا" کی اطلاع کے مطابق ہندوستان ائیرکرافٹ لمیٹڈ بنگلور کے تیار کردہ دو نشستوں والے جٹ طیارے کی آخری آزمائش کی جا رہی ہے۔ ایچ جے ٹی نامی اس طیارہ میں برطانوی ساخت کا وائپر انجن لگایا گیا ہے بعد ازاں اس میں بنگلور کے کارخانہ میں تیار ہونے والا بھارتی ساخت کا انجن لگا دیا جائے گا۔

راولپنڈی ۹ ستمبر۔ ایک اطلاع کے مطابق اسلام آباد میں یونیورسٹی کی تعمیر کے لئے موزوں جگہ کا انتخاب کر لیا گیا ہے۔ یہ جگہ راول ڈیم کے نزدیک دریائے کورنگ کے بائیں کنارے پر واقع ہے، جگہ کا رقبہ دو سو ایکڑ ہے منصوبہ کے مطابق یونیورسٹی کے تحت میڈیکل کالج انجینئرنگ کالج، مختلف شعبے اور ریسرچ کے ادارے ہوں گے۔ یونیورسٹی کیمپس میں اساتذہ اور طلباء کو رہائش کی سہولتیں بھی مہیا کی جائیں گی۔ تعمیراتی کام تیسرے پنجسالہ منصوبے کے تحت اگلے سال شروع کر دیا جائے گا۔

اقوام متحدہ ۹ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ نے گذشتہ روز بتایا کہ کانگو کے باغیوں نے آپ کی یہ اپیل مسترد کر دی ہے کہ باغیوں کے علاقہ میں موجود اقوام متحدہ کے عملہ کو حفاظت سے باہر پہنچا دیا جائے۔ اوتھانٹ اپنی حالیہ بیماری کے بعد پہلے روز دفتر آنے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ آپ نے مزید بتایا کہ مسئلہ قبرص میں اقوام متحدہ کے نئے ثالث کی تلاش میں کافی دقت پیش آ رہی ہے اور کوئی ایسا شخص نہیں مل سکا ہے جو موجودہ ثالث مسٹر ساکاری تولوجا کی جگہ لے سکے مسٹر تولوجا آج کل بیمار ہیں۔

خرطوم ۹ ستمبر۔ سوڈان کے وزیر خارجہ مسٹر احمد خیر نے تجویز پیش کی ہے کہ عرب لیگ اور افریقی اتحاد کی تنظیم کے درمیان گہرا رابطہ پیدا کیا جائے۔ یہ تجویز ایک میمورنڈم میں پیش کی گئی ہے جو عرب وزرائے خارجہ کے نام جاری کیا گیا ہے۔

باخبر حلقوں کے مطابق عرب وزرائے خارجہ نے یہ تجویز عرب سربراہوں کی کانفرنس کے سامنے پیش کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔

نئی دہلی ۹ ستمبر۔ (آل انڈیا ریڈیو) بھارت کے آبپاشی کے نائب وزیر مسٹر کے ایل راؤ نے کل پارلیمنٹ میں بتایا کہ سیلاب سے ملک میں اب تک ۱۹ کروڑ روپے کی فصلیں تباہ ہوئیں ۱۶۵ افراد مرے اور ۶۰۰ سے زائد زخمی ہوئے۔ مکانوں اور دوسری جائداد کو جو نقصان پہنچا ہے اس کے اعداد و شمار جمع کئے جا رہے ہیں۔

درخواست دعا

چوہدری محمد مختار صاحب ریٹائرڈ اوورسیئر جھنگ اپنی اہلیہ کی صحت اور اپنی مالی اور دیگر پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(مولوی عبدالرحمٰن انور۔ ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳